نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنیادی حقوق (حصہ اول)

اور فرانس میں گستاخانہ خاکے

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین ٹیلیگرام چینل ہے

شیخ طریقت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

نمبر1: نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا: 4

نمبر2: نبی کریم ﷺ کو ذات کے اعتبار سے بشر ماننا: 5

نمبر3: نبی کریم ﷺ کو سید البشر ماننا: 6

نمبر4: نبی کریم ﷺ کو نورِ ہدایت ماننا: 7

نمبر5: نبی کریم ﷺ کو نبی الانبیاء ماننا: 7

نمبر6: نبی کریم ﷺ کو افضل الانبیاء ماننا: 9

نمبر7: نبی کریم ﷺ کو امام الانبیاء ماننا: 10

نمبر8: نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء ماننا: 11

نمبر9: نبی کریم ﷺ کو معصوم ماننا: 13

نمبر10: نبی کریم ﷺ کو مفروض الاتباع ماننا: 14

نمبر11: نبی کریم ﷺ کو اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ماننا: 15

نمبر 12: نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا: 16

محبت نبوی ﷺ کا اہم تقاضا: 17

فرانس میں گستاخانہ خاکے: 17

سیاسی رہنما کیا کریں؟ 18

نمبر 1: سفارتی تعلقات ختم کریں: 18

نمبر 2: اقتصادی تعلقات ختم کریں: 18

نمبر 3: بین الاقوامی اداروں میں توانا آواز اٹھائیں: 18

تاجر برادری کیا کرے؟ 19

عوام کیا کرے؟: 19

میڈیا کیا کرے؟ 20

علماء کرام کیا کریں؟ 20

فرانسیسی مصنوعات کی فہرست: 21

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی اربوں کھربوں رحمتیں نازل ہوں اُس ذات پر جن کے سبب سے اِنسانیت کو وجود ملا، جن کے صدقے انبیاء کرام علیہم السلام کو نبوت ملی، جن کے طفیل ہدایت ملی، جن کی بدولت نجات ملے گی اور جن کی وجہ سے رب کی سرمدی رضا نصیب ہوگی۔ انسانیت کو اب تک جو کچھ خیر ملی ہے اور جو کچھ آئندہ ملے گی وہ سب آپ کے دم قدم سے ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے حقوق ہیں۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

نمبر1: نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ﹰالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْیٖ وَ يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

سورۃ الاَعراف، رقم الآیۃ:158

ترجمہ: (اے میرے محبوب) آپ یہ بات فرما دیں کہ (دنیا جہان میں بسنے والے) لوگو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں قائم ہے۔ اُس ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اس لیے تم (ایسے) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے (ایسے) نبی اُمّی پر (بھی) جو کہ (خود) اللہ پر اور ان کے

احکام پر (دل وجان سے) ایمان رکھتا ہے اور اس (نبی) کا اتباع کرو تاکہ تم سیدھی راہ پر آجاؤ۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ

سورۃ الفتح، رقم الآیۃ: 8،9

ترجمہ: یقیناً ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (ایمانیات وغیرہ پر سچی) گواہی دینے والا، (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعامات کی) خوشخبریاں دینے والا اور (اللہ تعالیٰ کی جانب سے آنے والے عذاب و ناراضگی سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ یہ اس لیے کیا تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔

وَ مَنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَعِيۡرًا ﴿۱۳﴾

سورۃ الفتح، رقم الآیۃ: 13

ترجمہ: اور جو (بدبخت) شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہیں لائے گا تو (ایسے) کافروں کے لیے ہم نے دوزخ (کی دہکنے والی آگ) تیار کر رکھی ہے (جس میں ان کو ڈالا جائے گا)

نمبر 2: نبی کریم ﷺ کو ذات کے اعتبار سے بشر ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں بشر ہونے کا عقیدہ رکھے۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ

كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

سورۃ الکہف، رقم الآیۃ:110

ترجمہ: (اے میرے محبوب پیغمبر!) آپ یہ بات فرما دیں کہ میں (ذات کے اعتبار سے تمہاری ہی جنس سے تعلق رکھنے والا) بشر (انسان/آدمی) ہوں (لیکن اس بشریت کے باوجود مجھے جو مقام و مرتبہ دیا گیا ہے وہ عام بشر کے برابر نہیں بلکہ سب سے بڑھ کر ہے وہ اس طرح کہ) میری طرف (اللہ کی جانب سے) وحی نازل ہوتی ہے (جس میں بطور خاص یہ بات بھی موجود ہے) کہ (لوگو) تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ تو (تم میں سے) جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی (تمنا اور) آرزو رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائے۔

نمبر3: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سید البشر ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محض بشر ہونے کا نہیں بلکہ سید البشر ہونے کا عقیدہ رکھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:4223

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، میں وہ پہلا

انسان ہوں گا جس کی قبر کھلے گی، سب سے پہلے سفارش کرنے والا میں ہی ہوں گا اور میں ہی وہ پہلا انسان ہوں گا جس کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔

نمبر4: نبی کریم ﷺ کو نورِ ہدایت ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چوتھا حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات کے اعتبار سے بشر مانتے ہوئے وصف کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت ہونے کا عقیدہ رکھے۔

اوصاف کے اعتبار سے آپ نور ہیں بلکہ نور علیٰ نور ہیں۔ منبع نور ہیں، مرکز نور ہیں۔ آپ کی وجہ سے کفر کی تاریکیاں، ظلم کے اندھیرے، ناانصافی کی ظلمتیں کافور ہوئیں۔ آپ کے نورِ ہدایت سے اسلامی عقائد، اعمال، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت روشن ہوئیں۔ اس اعتبار سے آپ یقیناً نور ہیں۔

نمبر5: نبی کریم ﷺ کو نبی الانبیاء ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محض نبی ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی الانبیاء ہونے کا عقیدہ رکھے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾

سورۃ اٰلِ عمران، رقم الآیۃ: 81

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے اس بات کا عہد لیا کہ

اگر میں تم کو کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے جو اس کتاب کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ نے ان انبیاء کرام سے فرمایا کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو؟ اور میری طرف سے سونپی جانے والے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اُن سب نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے اقرار کے گواہ بن جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہو جاتا ہوں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَقَدْ ضَلُّوا فَإِنَّكُمْ إِمَّا أَنْ تُصَدِّقُوا بِبَاطِلٍ أَوْ تُكَذِّبُوا بِحَقٍّ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ مَا حَلَّ لَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي۔

مسند احمد، رقم الحدیث: 14631

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل کتاب سے کسی طرح کے (مسائل) نہ پوچھو وہ خود گمراہ ہیں تمہیں سیدھی بات کیسے بتائیں گے؟ ہو سکتا ہے کہ تم کسی غلط بات کو سچا مان بیٹھو اور حق بات کو جھٹلا بیٹھو۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام (اس دنیا میں) موجود ہوتے تو ان کے لیے بھی میری اتباع کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ ہوتا۔

فائدہ: اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور باوجود خود نبی ہونے کے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔

نمبر6: نبی کریم ﷺ کو افضل الانبیاء ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھٹا حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الانبیاء ہونے کا عقیدہ رکھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَ مَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:522

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چھ چیزیں عطا کر کے مجھے باقی انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی ہے:

1: اللہ نے مجھے جوامع الکلم (ایسے الفاظ جن کی مقدار کم اور معنویت بہت زیادہ ہو) دیے۔

2: رعب عطا فرما کے میری مدد کی ہے۔

3: مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا ہے۔

4: پوری زمین کو میرے لیے "طَهُوْر" (پاک کرنے کا ذریعہ) بنا دیا ہے۔

5: پوری زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ بنا دیا ہے۔

6: مجھے پوری مخلوق کا نبی بنا دیا ہے۔

(ان کا خلاصہ یہ ہے کہ) مجھے اللہ نے آخری نبی بنا دیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جِبْرِيلَ قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:6285

ترجمہ: صدیقہ کائنات ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے جبریل امین نے کہا: میں نے تمام روئے زمین کو دیکھا ہے، میں نے سب سے زیادہ فضیلت والا آپ ہی کو دیکھا ہے اور گھرانوں میں سب سے اچھا گھرانہ بنی ہاشم کا پایا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى وَمُوسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ.

مسند بزار، رقم الحدیث:9737

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ نبی ایسے ہیں جو تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں وہ یہ ہیں: حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اور ان سب کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

نمبر 7: نبی کریم ﷺ کو امام الانبیاء ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امام الانبیاء ہونے کا عقیدہ رکھے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ، وَخَطِيبَهُمْ، وَصَاحِبَ

شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3546

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت والے دن میں تمام انبیاء(کرام علیہم السلام) کا امام، ان کا ترجُمان اور شفیع ہوں گا اور میں اسے اپنا ذاتی کمال سمجھنے کے بجائے محض اللہ کا کرم سمجھتا ہوں۔

فائدہ: معراج والی رات آپ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کرائی جس کی وجہ سے آپ عالم دنیا میں امام الانبیاء کہلائے اور آخرت میں بھی آپ انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں امامت کے درجے پر فائز ہوں گے۔

نمبر8: نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آٹھواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا عقیدہ رکھے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ:40

ترجمہ: (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً

فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3535

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ہوئے سنا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے بہت ہی خوبصورت مکان بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لیے اس کے گرد چکر لگانے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہیں لگادی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبوت والے محل کے کونے میں چھوٹی ہوئی آخری اینٹ ہوں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:4416

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ علی! آپ مدینہ میں رہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جائیں گے؟ تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا آپ اس بات پہ راضی نہیں کہ آپ کا تعلق مجھ سے ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ (ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے) لیکن میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

نمبر9: نبی کریم ﷺ کو معصوم ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطا ہونے کا عقیدہ رکھے۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

سورۃ یونس، رقم الآیۃ: 15

ترجمہ: اور جس وقت ان کافروں کے سامنے ہماری (قرآنی) آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ (اے محمد!) کوئی اور قرآن لے کر آؤیا (پھر) اس میں (ہمارے عقائد و نظریات کی رعایت رکھتے ہوئے کچھ) تبدیلی کرو۔ اے پیغمبر! ان (کافروں) سے کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی تبدیلی کرلوں، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ اور (تمہاری اس خواہش کی رعایت کر کے قرآن میں تبدیلی کرنے کے بارے میں) میں اپنے رب سے بڑے عظیم دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

فائدہ: جب پیغمبر شریعت کے حکم کو بدلنے کے لیے راضی نہیں تو وہ شریعت

کے حکم کی خلاف ورزی (گناہ) کیسے کر سکتا ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم ہونے کی دلیل ہے۔

نمبر10: نبی کریم ﷺ کو مفروض الاتباع ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مفروض الاتباع ہونے کا عقیدہ رکھے۔

عَنْ أَبِي مُوسىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهٗ. فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ

صحیح مسلم: حدیث نمبر: 2283

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے، اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! میں نے لشکر (دشمن کی فوج) کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں، لہٰذا جلدی سے بھاگ نکلو۔ اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مان لیا اور وہ شام ہوتے ہی وہاں سے بھاگ نکلے اور آرام سے چلے گئے اور بعض نے جھٹلایا اور وہ صبح تک اسی جگہ رہے اور صبح ہوتے ہی (دشمن کا) لشکر ان پر حملہ آور ہوا اور ان کو تباہ کیا اور انہیں نیست و نابود کر دیا۔ یہی اس شخص کی

مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں احکام شریعت لے کر آیا ہوں اس کی اتباع کی اور جس نے میرا کہنا نہ مانا اور سچے دین کو جھٹلایا۔اس کی مثال دوسرے تباہ ہونے والے شخص کی طرح ہے۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع لازم اور ضروری ہے جو آپ کی پیروی کرے گا وہ کامیاب ہو گا اور جو نافرمانی کرے گا ناکام ہو گا۔

نمبر 11: نبی کریم ﷺ کو اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ماننا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گیارہواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات فی القبر کا عقیدہ رکھے۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرَمْتَ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ فَقَالَ: اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث:1049

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنوں میں سب سے بہترین دن جمعہ کا ہے، اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن اُن کا انتقال ہوا، اسی دن صُور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھنا ہے اس لئے تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہاری طرف سے بھیجا ہوا درود میری خدمت میں پیش کیا جاتا

ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ تو ریزہ ریزہ ہو چکے ہوں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے اجسام حرام کر دیئے ہیں۔(یعنی عام انسانوں کی طرح ریزہ ریزہ نہیں ہوتے بلکہ قوی آثار حیات ہونے کی وجہ سے محفوظ رہتے ہیں)

نمبر12: نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا:

امت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بارہواں حق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کا عقیدہ رکھے۔

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَ اَبۡنَآؤُكُمۡ وَ اِخۡوَانُكُمۡ وَ اَزۡوَاجُكُمۡ وَ عَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَ تِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ جِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ‌ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۴﴾

سورۃ التوبۃ، رقم الآیۃ:24

ترجمہ: (اے میرے محبوب پیغمبر! مسلمانوں سے) آپ فرمادیں اگر تمہارے والدین، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان اور وہ مال و دولت جو تم نے کمایا ہے، وہ کاروبار جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے، اور وہ رہائشی مکان جو تمہیں پسند ہیں، تمہیں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں۔ تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا (عذاب کا) فیصلہ صادر فرمادے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 15

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

محبت نبوی ﷺ کا اہم تقاضا:

یوں تو محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار تقاضے ہیں۔ جن کو ان شاء اللہ قدرے تفصیل سے عرض کیا جائے گا۔ سر دست اتنی بات ضرور سمجھ لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں سے قلبی محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دلی نفرت رکھنا بھی انہی تقاضوں میں شامل ہے۔

فرانس میں گستاخانہ خاکے:

حالیہ دنوں میں فرانس میں سرکاری سطح پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کر کے مسلمانوں کے ایمانی جذبات کو مجروح کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے اور حسبِ سابق اسے "آزادی اظہار رائے" کا نام دینے کی بھونڈی کوشش کی گئی۔ خود ساختہ آزادی اظہار رائے کی آڑ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے دنیا کے امن و امان کو برباد کرنے کی ایسی کوشش ہے جو ہر دین کے عقل مند لوگوں کے نزدیک انتہائی قابل مذمت ہے۔

اس موقع پر دنیا بھر کے اہل اسلام کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا طرز عمل اور کون سی حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے اس حوالے سے اختصار کے ساتھ چند تجاویز آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

سیاسی رہنما کیا کریں؟

دنیا بھر کے تمام مسلم ممالک کے سیاسی رہنماؤں کو انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر اس کے خلاف بھرپور اور موثر احتجاج ریکارڈ کرانا چاہیے۔

نمبر 1: سفارتی تعلقات ختم کریں:

فرانس سے سفارتی تعلقات بالکلیہ ختم کرنے چاہییں کیونکہ بین الاقوامی سطح پر سفارت کا شعبہ باہمی رواداری کے قیام کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے لیکن جب کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے باشندوں کی دشمنی اور ان کی دل آزاری پر اتر آئے اور باہمی رواداری کی دھجیاں بکھیرنے لگے تو دوسری جانب سے تعلقات کسی صورت برقرار نہیں رکھے جاسکتے۔

نمبر 2: اقتصادی تعلقات ختم کریں:

اسی طرح معاشی اور اقتصادی تعلقات کو بھی یکسر ختم کیا جائے، اقتصادی تعلقات کی بنیاد اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب کوئی ملک دوسرے ملک سے دشمنی مول نہ لے۔ فرانس نے گستاخانہ خاکوں کا انعقاد کر کے دنیا بھر کے تمام اسلامی ممالک سے اپنے تعلقات از خود خراب کیے ہیں جو کہ مسلمان کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔ ان سے اقتصادی تعلقات ختم کر کے ہم بھوکے پیاسے نہیں مریں گے اور اگر بالفرض بھوکا پیاسا مرنا بھی پڑا تو مر جائیں گے لیکن کسی ایسے ملک سے اقتصادی تعلقات کو کسی صورت قبول نہیں کر سکتے جو ملک سرکاری سطح پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائے۔

نمبر 3: بین الاقوامی اداروں میں توانا آواز اٹھائیں:

اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ تمام دنیا کے اسلامی ممالک کے

سیاسی رہنما فرانس سے سفارتی و اقتصادی تعلقات کو ختم کریں۔ قیامِ امن کے لیے قائم بین الاقوامی اداروں بالخصوص اقوام متحدہ کے سامنے تشویش کا اظہار کریں اور مسئلے کی حساسیت پر انہیں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے مجبور کیا جائے۔

تاجر برادری کیا کرے؟

تجارت بین الاقوامی سطح پر تعلقات کا مضبوط ترین ذریعہ ہے، اس لیے مسلم ممالک کی تاجر برادری فرانس کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرے۔ اس طرز عمل سے فرانس کے علاوہ دیگر ممالک کو بھی سبق ملے گا اور آئندہ کوئی ملک ایسی ناپاک جسارت نہیں کر سکے گا۔

اس حوالے سے میری مسلمان تاجر برادی سے گزارش ہے کہ ہماری شفاعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانی ہے۔ کیا ہم ان کی خاطر اپنا عارضی منافع نہیں چھوڑ سکتے؟ مال کیا ہے؟ ان کی خاطر تو جان تک کو قربان کیا جا سکتا ہے اس لیے بالخصوص آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ فرانس کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، اگر کوئی مسلمان تاجر ان کی مصنوعات سے اپنا کاروبار چلا رہے ہیں تو اس کے متبادل کا انتظام کریں۔

عوام کیا کرے؟:

زبانِ خلق نقارۂ خدا ہوتی ہے، عوام کا احتجاج سب سے مؤثر ہوتا ہے اور جب عوام اپنے ساتھ اپنے سیاسی رہنماؤں کو بھی احتجاج میں شریک کر لے تو اپنے مطالبات منوا لیتی ہے، اگر مسلمان عوام مہنگائی، بے روزگاری، کرپشن، ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کر سکتی ہے سڑکوں پر نکل سکتی ہے تو کائنات کے سب سے بڑے ظلم گستاخانہ خاکوں کے بارے سڑکوں پر کیوں نہیں آ سکتی؟

اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ عوام ہر سطح پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرائے یہاں تک کہ فرانس میں موجود مسلمان اپنے نبی کی عزت و ناموس کے لیے اور اپنے آزادی اظہار رائے کے حق کو پر امن طریقے سے حاصل کریں، اگر سیاسی معاملات میں ریلیاں، دھرنے اور احتجاج ہو سکتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر اس سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔

میڈیا کیا کرے؟

رائے عامہ کی ہمواری میں میڈیا کا کردار بنیادی ہوتا ہے، میڈیا چوتھا ستون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لیے اپنی اپنی بساط اور اختیارات کے مطابق اس کو استعمال میں لانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ سوشل میڈیا سے وابستہ افراد سوشل میڈیا پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے مالکان اس بارے مضبوط و مؤثر ترین لائحہ عمل کا اعلان کریں اور اس کے لیے عملی اقدامات بھی کریں۔ اخبارات میں خصوصی اشاعتوں کا اہتمام، ٹی وی پر خصوصی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

اس حوالے سے میری گزارش یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو لکھنے اور گفتگو کے لیے منتخب کیا جائے جو اسلام کی روح کو سمجھتے ہوں، معاملے کی حساسیت کا ادراک رکھتے ہوں اور اس کے حل کے لیے سنجیدہ اور مؤثر تجاویز پیش کر سکتے ہوں۔ فکری بے راہ روی کا شکار متجددین اور مستشرقین سے مرعوب نام نہاد دانشور قوم کی رہنمائی ہرگز نہیں کر سکتے بلکہ الٹا معاملہ کو غلط رخ دیتے ہیں۔

علماء کرام کیا کریں؟

مسلمان قوم اپنے مذہبی پیشواؤں کے حکم پر ہمیشہ لبیک کہتی ہے، یہ

مسئلہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا۔ اس بارے سب سے زیادہ حق ان لوگوں کا ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے وراث ہیں، نبی کے علم، عمل، تزکیہ اور منبر کے وارث ہیں۔

اس حوالے سے میری گزارش یہ ہے کہ خطباتِ جمعہ اور دیگر مذہبی اجتماعات میں عوام کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں اور قوتِ دلیل اور طاقتِ عشق سے اس فریضے کو ادا کریں۔ درسِ قرآن، درسِ حدیث، درسِ فقہ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرامز، عوامی اجتماعات، کانفرنسز، سیمینارز، جلسے اور جلوسوں، ریلیوں اور دھرنوں، اخبارات اور ٹی وی پروگراموں میں علماء کرام اس معاملے کو ترجیحی بنیادوں پر اٹھائیں۔ پُرامن طریقوں سے اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہر طبقے کو اس کا احساس دلائیں کیونکہ دین کی بنیاد محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور یہ نہ رہے تو خالی نقوش کسی کام کے نہیں رہتے۔

فرانسیسی مصنوعات کی فہرست:

فرانس کی مصنوعات کی ایک فہرست درج ذیل ہے، ہمیشہ کے لیے ان کا بائیکاٹ کریں۔

1: LU کمپنی کے تمام بسکٹس- TUC, Bakeri, Orieo, Gala, Party, Prince, Candy وغیرہ

2: BIC کمپنی کی تمام اشیاء۔ شیونگ ریزر، سٹیشنری، لائٹر وغیرہ

3: Total کمپنی کے پٹرول پمپس، انجن آئل وغیرہ

4: Garnier کمپنی کی تمام مصنوعات۔ کریمیں، لوشن، ہئیر کلر وغیرہ

5: L’Oreal کمپنی کی تمام مصنوعات۔ شیمپو، کنڈیشنر، کاسمیٹکس وغیرہ

6: Chloe کمپنی کے پرفیومز، کپڑے، جوتے وغیرہ

7: Ibis ہوٹلز

8: Carefour سپر مارکیٹ۔

اگر کسی دکان یا مارکیٹ میں گستاخوں کی مصنوعات دیکھیں تو مالکان سے شکایت کریں، انہیں آمادہ کریں کہ یہ چیزیں شیلف سے ہٹا دیں۔ اور وہاں لکھ کر لگائیں کہ گستاخی کی وجہ سے یہ مصنوعات ہٹائی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 26 اکتوبر، 2020ء